"تحریک آزادی پاکستان میں مسلمان خواتین کا مثالی سیاسی کردار تاریخ کے آئینے میں" ایک تحقیقی جائزہ

[236]

"تحریک آزادی پاکستان میں مسلمان خواتین کا مثالی سیاسی کردار تاریخ کے آئینے میں" ایک تحقیقی جائزہ

The Glorious Political Role of Muslim Women in Freedom Movement of Pakistan; (Historical Study)

Naila Naz Lalwani

M.Phil Saraiki Scholar BZU Multan.

Email: naila.naz.lalwani@gmail.com

Naseeba Bibi

Ph. D Scholar in History GU, D.G. Khan

Email: nasibanaz@gmail.com

Abdul Sattar Adnan

Lecturer GGC, Vehova,

Email: abdul.sattar.adnan@gmail.com

Received on: 22-01-2022

Accepted on: 26-02-2022

Abstract

The role of Muslim women in freedom moment is one of the important chapters of history of Pakistan but it is a salient chapter of the history of Indian Muslims. The down fall of Muslim's rule in India bitterly damaged the Muslims in every walk of life. In early twentieth century Muslims decided to start a freedom against the colonial masters. With men the Muslim's women also participated in this moment with total commitment and played a splendid role. Due their efforts Muslim League became popular in Muslims majority areas. These brave women also changed the political situation against Khizair Tiwana during the civil disobedient moment. Fatima swing Muslim League flag on civil secreteate and put of Union Jack. This paper highlights the political contribution of Muslim women during freedom moment of Pakistan.

Keywords: Freedom moment, role, Muslims, women, success etc.

تعارف

یہ تحقیقی موضوع بنیادی طور بیسویں صدی میں مسلمانان ہند کی تحریک آزادی میں خواتین کے کردار پر بحث کرتا ہے۔ جن کی بھرپور عملی شرکت اور محنت نے آزادی کی منزل کو آسان بنانے میں معاونت فراہم کی۔ بے شمار خواتین اس تحریک میں شامل ہوئیں مگر ان میں سے کچھ نے تن من دھن کی بازی لگادی اور اقبال کے خواب کو شرمندہ تعمیر کرنے کیلئے محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں کامیابی حاصل کی۔ ان بہادر اور جانناز خواتین میں مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح، سلمیٰ تصدق حسین، جہاں آراء شاہنواز جیسی خواتین کی قربانیاں شامل ہیں۔

تحقیقی طریقہ

یہ موضوع تاریخ کے ان گم گشتہ واقعات کی توضیح پر مشتمل ہے جس کو تجرباتی طور پر جانچا اور مکمل کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی مضمون کی تیاری میں تاریخی مواد کو استعمال کرتے ہوئے اقداری طریقہ تحقیق کو اپناتے ہوئے تاریخی طریقہ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ جس میں پرائمری، سیکنڈری ماخذات، کتب، رسالے، مضامین اور اخبارات شامل ہیں۔ جن سے اس مقالے کیلئے معاونت لی گئی۔

موضوع پر گفتگو

خواتین کو معاشرتی زندگی میں انتہائی نمایاں مقام حاصل ہے اور کوئی بھی جدوجہد ان کی شمولیت کے بنا کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں چلنے والی کوئی بھی تحریک ایسی نہیں جو اکیلے مردوں کی جدوجہد کے نتیجے میں کامیاب ہوئی ہو۔ کچھ ایسی ہی صورت حال برصغیر میں پیش آیا جب مسلمانان ہند نے ایک طویل اقتدار کے بعد اپنی حکومت کھو ڈالی اور انگریز برصغیر پاک و ہند پر قابض ہو کر حکمران بن گئے جس کے نتیجے میں مسلمان غلام بن گئے۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کی عظمت رفتہ ختم ہو گئی اور غلامی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اٹھارہ سو ستاون کی جنگ آزادی میں ناکامی نے ان کی زندگی کو اجیرن کر دیا وہ ذلت اور پستی کی طرف تیزی سے دھکیل دئے گئے اور مسلمانوں کی سماجی، سیاسی اور معاشی حالت تبدیل ہو گئی جو کہ نہ گفتہ بہ تھی وہ جان بچانے کی فکر میں لگ گئے۔¹ ان حالات میں آخر کار جب تحریک پاکستان شروع ہوئی اور یہ تحریک اسلام کے نام پر شروع کی گئی جس میں نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ تو اس بڑی تحریک کے اندر معاشرے کا ہر فرد خواہ وہ مرد تھا یا بچہ بوڑھا سب سب نے مل کر اس تحریک کے اندر حصہ لیا اور اسے کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ کل کے پاکستان پر نظر دوڑائی جائے تو یہ ایک بے مثال تحریک تھی اور جس کے سامنے ایک مقصد تھا کہ کسی طرح غلامی کی زندگی سے نجات حاصل کی جائے۔ صنعت سے مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی اس تحریک میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اس منفرد اور بے مثال تحریک کے اندر مردوں کی طرح عورتوں میں پوری تیاری کے ساتھ حصہ لیا۔ اور برصغیر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کروڑوں عورتیں وہ آزادی کی جنگ میں شامل ہوئیں۔ برصغیر کی تاریخ کا یہ پہلا موقع تھا کہ لاکھوں مسلمان عورتیں بھی مردوں کے شانہ بشانہ مل کر جدوجہد آزادی کے اندر اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی تھیں۔ اس لیے اس سے اس تحریک کے اندر عورتوں کا جو کردار ہے وہ نہ صرف مثالی ہے بلکہ لائق کے ساتھ حسین ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے کیونکہ ان کے کردار کے بغیر اس تحریک کی کامیابی ناممکن تھی واضح ہوتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں توجہ دیں کی خواتین نے بھرپور کردار ادا کیا۔ کے اس تحریک میں کردار ادا کیے بغیر پاکستان میں کامیابی کا خواب شرمندہ تعبیر ہونا تقریباً ناممکن تھا۔² مسلم لیگ کا قیام تو بہت جلدی عمل میں آ گیا تھا اور مسلم لیگ کے قیام کے بعد اس کے خاتون ونگ کا قیام بھی نہایت ضروری تھا کہ اسے مسلم لیگ کی خواتین برانچ کا قیام عمل میں آیا۔ سنا کہ خواتین برانچ کے قیام کے ساتھ ہی اس میں نامور خواتین جن میں محترمہ فاطمہ جناح، بیگم سلمیٰ صدق حسین، شائستہ اکرام اللہ، شمیم جالندھری، بیگم جہاں آرا شاہنواز جیسی خواتین شامل تھیں۔ اگر ہم مسلمان خواتین کی سیاسی جدوجہد کی بات کریں تو مسلم لیگ نے محسوس کیا کہ خواتین کی بھی تنظیم ہونی چاہیے لہذا مسلم لیگ خواتین برانچ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے قیام کے نتیجے میں خواتین نے اب سیاسی میدان میں آنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے باعث مسلم لیگ ایک موثر سیاسی جماعت نظر آنے لگی۔ برصغیر کی

روزانہ باہر نکل کر سامراجی ظلم اور تشدد اور اوجھے ہتھکنڈوں کا سامنا کرتیں۔ صوبہ سرحد کی کانگریسی وزارت نے خوف پیدا کرنے کیلئے تشدد کا راستہ اپنایا تو ڈنڈے، آنسو گیس اور لاٹھی چارج ان کے حوصلے پست کرنے میں مکمل ناکام ہو گئے۔⁶

قائد اعظم کی ہدایت پر پنجاب پر وونشل مسلم لیگ کی خواتین رہنماؤں نے بھی پشاور جا کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ صوبہ سرحد کی باپردہ خواتین جو شبلی ہونے کے ساتھ عزم و ہمت سے اس مہم شریک ہونے کے ساتھ فرض شناس تھیں۔ دور دراز سے جلسوں، جلوسوں اور احتجاج میں شرکت کیلئے آتی تھیں۔ سرحد کی خواتین زعماء میں ایک اہم نام خورشید انور کا ہے جو ان دنوں اس مہم کی قیادت کر رہی تھیں۔ حکومتی دباؤ کے باوجود اور پولیس کے ڈرانے دھمکانے کے باوجود نہایت جانفشانی سے انہوں نے محنت و دیانت کے ساتھ ساتھ فراست سے اس مہم کو کامیابی سے ہمکنار کروایا جس کی نظیر اس سے قبل صوبہ سرحد کی تاریخ میں نہیں ملتی تھی۔ پنجاب کی فاطمہ کی طرح سرحد کی فاطمہ سردار حیدر نے بھی سیکرٹریٹ کا یونین جیک اُتار کر مسلم لیگ کا جھنڈا بلند کیا۔ بالاحصار پیل پر ریل گاڑی روکنے کیلئے خواتین پٹری پر لیٹ گئیں اور بے شمار زخمی بھی ہوئیں مگر زخموں کی پروا نہ کرتے ہوئے ریڈیو اسٹیشن پشاور پہنچ گئیں اور عمارت پر حملہ کر دیا ان کے پاس ہتھیار نہ تھے فقط جذبہ تھا جس نے انگریزوں کو دن میں تارے دکھائے ریفرنڈم کا اعلان جب سرحد میں ہوا تو یہ خواتین ہی تھیں جنہوں نے ان کے گھر گھر جا کر لوگوں کو قیام پاکستان کا شعور دیا، حالانکہ یہاں کانگریس کی وزارت تھی اور پاکستان کیلئے عام لوگوں کی رائے ہموار کرنا کوئی اتنا آسان کام نہ تھا مگر خواتین نے اپنی سیاسی بصیرت خود مندی اور معاملہ فہمی سے عام لوگوں کی رائے پاکستان کے حق میں ہموار کرنے کیلئے کوشاں رہیں یہی وجہ ہے کہ 90% ووٹ پاکستان کے حق میں پڑا اور کانگریس کو منہ کی کھانی پڑی اور اس بات کا کریڈٹ سرحد کی خواتین کو جاتا ہے۔⁷

ان بہادر خواتین نے رقم محترمہ فاطمہ بیگم پیسہ اخبار لاہور سے پنجاب کے لیے آرگنائیزر نامزد مسلم لیگ کی صدارت کا بھی اعزاز حاصل ہوا انہوں نے بڑے سلیقے سے خواتین کی تنظیم کو نہ صرف آگے بڑھایا بلکہ 1939 میں لاہور میں خواتین کمیٹی کا سالانہ اجلاس بھی منعقد کیا مسلمانوں کے لئے تنظیم کے اندر جو قائم کی جائے۔ اسی طرح یہ حدیث پیش کی گئی کہ جلد ہر میں خواتین مسلم لیگ جس انداز میں موجود ہیں اس کو بھی بہتر کیا جائے مسلم لیگ کے اجلاس کے اندر موجود خواتین نے اپنے اپنے علاقوں میں مسلم لیگ کی کمیٹی قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو فاطمہ بیگم نے اس عزم پر مسرت کا اظہار کیا اجلاس میں موجود خواتین کی خواہش پر جلسوں کے مقام کا تعین کر دیا جس کے نتیجے میں 1939 اختتام پر سرفراز اور خوشیاں ہر جاندار اور بالا میں خواتین مسلم لیگ کی کمیٹی قائم کی اور اس کے نتیجے میں مسلم لیگ کی خواتین کی ایک بڑی تعداد متحرک ہو گئی۔⁸ مسلم لیگ خواتین رہنما جن میں بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم گیتی آرا، لاہور سے جالندھر پہنچ گئیں اور یہاں پر اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ خواتین مسلم کمیونٹی کے اندر سب سے زیادہ مضبوط کمیٹی بھی جس کے اندر صدر جنرل سیکرٹری اور جوائنٹ سیکرٹری کے علاوہ پورا ایک آفس موجود تھا اور انہوں نے پنجاب کے اندر مسلم لیگ کی سیاسی سرگرمیوں کو در خواست ہے کہ اس کے اندر خواتین کے اجلاسوں کے اندر بھرپور شرکت کی۔ جالندھر کے اندر مسلمان خواتین کے لیے ایک پہلا مجلہ رہ کے نام سے بھی نکالا گیا جس کے اندر خواتین کی ادارت شامل تھی اسی طرح اندر ہی مسلم خواتین کے سماجی اور سیاسی شعور کے لئے بہت زیادہ کام ہوا چمن سے اور سکھانے کے لیے

دستکاری سکول سکول جا کر انہوں نے قسمت کا لکھا جاتا تھا تحریک پاکستان میں مسلمان خواتین کی شرکت اور شمولیت جیسے میں مسلمانوں کو کافی کامیابی حاصل ہو رہی تھی۔⁹ تو ہندو سے یہ بات ہضم نہ ہوئی اور انہوں نے مسلمان خواتین کو ڈرانے دھمکانے کا منصوبہ بنانا شروع کر دیا چنانچہ اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر 8 جولائی انیس سو سینتالیس کو اسلامیہ کالج کی طالبات حسب معمول اُری تھی اور وہ حملہ اتر جان کے پاس کے مائی میراں کے دروازے پر پہنچیں تو ان کو ہندوؤں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے ان کے پاس آکر ان کو گھیر لیا۔ اور ان غنڈوں کے اوباش ساتھیوں نے مسلمان طالبات پر پتھر اڑ کر نا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں طالبات کافی پریشان ہوئیں گرا انہوں نے ہمت نہ ہاری اور اپنا سفر جاری رکھا اس کے علاوہ میں اچھے خاصے اور بھی سحری منڈے جو ہے وہ مسلمان خواتین کے اوپر حملہ آور ہوئے موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے وہاں سے آگے کتنا بنا شروع کیا اور جلد ہی اپنی بس کے اندر چلی گئی اور دروازہ بند کر لیں مگر اس حملہ آوروں ملاتے ہیں اسے بس کے اوپر حملہ کرتے ہوئے اس کے شیشے توڑ ڈالے اور طالبات بہت بری طرح زخمی ہوئی ہے وہ نور محمد زخمی ہوا مگر ڈرائیور سے کہا کہ وہ بس کو توڑا ہی کے باوجود ڈرائیور نور محمد نے ہمت کی اور جو طالبات زخمی تھی انہیں اسپتال لایا۔ ہسپتال پر بھی اس وقت انہیں غنڈوں نے حملہ کر دیا اور وہاں بھی ان بد معاشوں کا عملہ راج نظر آیا۔ اس سارے واقعہ کے نتیجے میں بے شمار مسلمان نوجوان لڑکیاں لے کر باہر نکل آئے اور انہوں نے آتش گیر مادے پر مبنی چیزیں اٹھائی ہوئی تھیں مثلاً مٹی کا تیل وغیرہ اور ساتھ ہی انہوں نے دھمکی دی کہ اگر ہندوؤں نے مسلمان خواتین پر ظلم بند نہ کیا تو ہندو اکثریت والے علاقوں میں بھی آگ لگادی جائے گی اور ان کے گھروں کو جلا دیا جائے گا اس سارے واقعے اور زبردست کے جواب کے نتیجے میں تب جا کر کہیں خوف کی وجہ سے ہندو تو ا کے ماننے والے دہشت گردوں نے مسلمان خواتین پر حملے بند کئے۔¹⁰ برصغیر کی سیاسی جدوجہد میں قائد اعظم کی ہدایت پر مسلمان خواتین نے نہ صرف ملک کے طول عرض کا عرض کا دورہ کیا بلکہ الیکشن 1945 میں مسلم لیگ کی بھرپور مہم چلا کر کانگریس اور اسکی ہمنوا سیاسی جماعتوں کو چاروں شانے چت کر دیا۔ اس سیاسی جدوجہد میں مسلمان خواتین نے سول نافرمانی کی تحریک میں بھی عملی حصہ لیا اور پنجاب سول سیکریٹریٹ اسے یونین جیک کو اتار پھینکا۔ سیکریٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی خاتون فاطمہ صغریٰ تحریک پاکستان کی فعال رکن تھیں اور ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انہیں حراست میں لیا گیا مگر اس باہمت خاتون نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خواتین لائٹھی چارج، آنسوگی، حراست کی صعوبتوں سے گھبرائے بغیر بے خوف و خطر ہو کر پاکستان کے حصول کیلئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ فاطمہ صغریٰ تحریک پاکستان کی ان نامور کارکنوں میں شامل تھیں جنہوں نے زمانہ کمسنی ہی میں اس جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا اور اپنا ایک مقام پیدا کیا۔ جب تحریک پاکستان کی جدوجہد اپنے عروج پر تھی اور ہر چھوٹا بڑا فرد اس تحریک میں شامل تھا۔ آپ اس وقت دسویں جماعت میں زیر تعلیم تھیں۔ محترمہ فاطمہ صغریٰ نے 1946ء میں تحریک کے دوران سول سیکریٹریٹ سے برطانیہ کا جھنڈا اتار کر دوپٹے سے بنا ہوا مسلم لیگ کا پرچم لہرایا تھا۔ اس کارنامے پر حکومت پاکستان کی جانب سے انہیں قومی اعزاز لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ اور پرائیڈ آف پرفارمنس ایوارڈ سے نوازا گیا تھا خواتین رہنماؤں اور کارکنوں کی طرف سے اس بھرپور مزاحمت کا نتیجہ یہ نکلا کہ یونینسٹ پارٹی جو کہ پنجاب میں حکمران تھی وہ حکومت چھوڑنے کیلئے تیار ہوئی اور خضر ٹوانہ حکومت

اختتام پذیر ہوگئی۔¹¹

حاصل بحث

یہ مضمون بنیادی طور پر مسلمان عورتوں کی طرف سے تحریک پاکستان میں انجام دی جانے والی خدمات کا تجزیہ کرتا ہے کہ کس طرح نامساعد حالات کے باوجود مسلمان خواتین نے مسلسل اپنی جدوجہد کو جاری و ساری رکھا۔ اس مضمون میں اس بات کا بھی واضح پیغام ملتا ہے کہ تاریخ عالم میں اور حقائق کے تناظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کسی بھی قوم کی ترقی کا اہم ذریعہ ہیں اور مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی انسانی معاشرے کا اہم اور موثر جزو ہیں جن کے سماجی کردار کے بغیر معاشرتی و سیاسی کامیابی ممکن نہیں تھی۔ تحریک پاکستان میں مسلم خواتین کے اس منظم سیاسی کردار نے ان کو نہ صرف تاریخ میں امر کر دیا بلکہ یہ بھی واضح کر دیا کہ تحریک پاکستان کی کامیابی خواتین کی بھرپور سیاسی جدوجہد کے صبر آزما اور عزم مصمم کا نتیجہ تھی۔ اور خواتین نے مرد قیادت کی گرفتاری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خلا کو نہ صرف پر کیا بلکہ حقیقی کامیابی حاصل کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ مختصر خواتین کا سیاسی شعور اور علمی کردار جدوجہد آزادی میں کسی طرح مردوں سے کم نہ تھا اور تحریک آزادی میں ان کے کارنامے نمایاں تاریخ کا نہ صرف حصہ بن گئے بلکہ ہمیشہ کیلئے امر ہو گئے جو آج کی خواتین کیلئے مشعل راہ بھی ہیں۔ عورتوں کی فعال شرکت نے ہی ہمیں آزادی سے ہمکنار کیا۔ مسلم خواتین کے مقابل کئی رکاوٹوں کے باوجود انہوں نے سیاسی منظر نامے میں اپنا طاقت ور کردار نبھایا۔ وہ چار دیواریوں سے باہر آئیں اور علیحدہ وطن کے حصول تک جدوجہد کی۔

References

- 1 A.H. Al-Baroni, Makers of Pakistan and Modern Muslim India, Lahore, 1950,
- 2..Rafiq, Tareekh-e-Pakistan, Lahore, 2005, p.34
- 3 Syed Hasan Riaz, Pakistan Naguzeer Tha, Karachi, 1982,
- 4 Munshi Abdul Rahman, Memaran-e- Pakistan, Lahore, 1976
- 5 Sarfraz Hussain Mirza, Muslim Women's Role in Pakistan, Lahore, 1969,
- 6 Sarfraz Hussain Mirza, Muslim Women's Role in Pakistan, Lahore, 1969,
- 7 Jahan Ara, Shah Nawaz, Father and Daughter: A Political Autobiography, Nigarishat, Lahore, 1971,P.220
- 8 Ibid
- 9 Shah Nawaz, Mumtaz, The Heart Divided, Mumtaz Publications, Lahore ,1957
- 10 Khan, Begum G. A., 'Emancipation of Women' in Quaid-I-Azam and Muslim Women, Islamabad:1976, p. 45
11. Nawa-i-Waqt, 15th August, 2020..